سوال

نکاح کے بعد بیوی کو رہائش دیے بغیر استمتاع کرنا

جواب

الحمد للہ

اول :

اگر نکاح ہو گا ہے یا جسے رجسٹر کرانا کہتے ہیں وہ نکاح رجسٹرار کے پاس درج ہوچکا ہے تو اس طرح آپ اس کی بیوی بن چکی ہیں ، اور خاوند کے لیے اپنی بیوی سے جس طرح چاہے استمتاع کرنا مباح ہے ، لیکن بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کرے حتی کہ وہ اسے مہر ادا کر دے ، اور اس کے لیے مناسب ازدواجی گھر تیار کرے

ابن منذر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کو دخول سے روک دے حتی کہ وہ اسے اس کا مہر ادا کرے "

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (200/7).

اور الکاسانی نے ذکر کیا ہے :

" عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ خاوند کے سپرد اس وقت تک نہ کرے جب تک وہ اس کے لیے رہائش کا انتظام نہیں کرتا "

دیکھیں : بدائع الصنائع (19/4).

اس مسئلہ میں شرعی حکم یہی ہے

ہمیں جو خدشہ ہے کہ یہ خاوند آپ کے لیے رہائش کا انتظام کرنے اور ایک مستقل خاندان بنانے کی کوشش میں غیر سنجیدہ ہے ، اور وہ صرف آپ سے تعلقات قائم کر کے استمتاع کرنے پر ہی اکتفا کرنا چاہتا ہے ، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کی بات مان کر اسے اس کا موقع نہ دیں اور اپنا آپ اس کے سپرد مت کریں جب تک وہ آپ کو رہائش بنا کر نہیں دیتا اس طرح اس کو اہتمام اور دخول جلد کرنے اور آپ کی حفاظت کرنے پر ابھارا جا سکتا ہے ، کیونکہ اس کی منت سماجت اور آپ کی کمزوری کے باعث جماع و دخول ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے حمل ہو جائے اور پھر اس کے نتیجہ میں بہت برے اثرات مرتب ہونگے یعنی اگر طلاق ہو جائے یا پھر غیر اعلانیہ طور پر دخول ہو جسے رخصتی کہا جاتا ہے سے پہلے ہی حمل ہو جائے

دوم :

اگر آپ کی ملازمت حرام امور سے سالم ہے تو ہم آپ کو یہ ملازمت ترک کرنے کی نصیحت نہیں کرتے ، اور نہ ہی آپ کے خاوند کو ملازمت سے روکنے کا حق حاصل ہے جب عقد نکاح ہوا تو آپ ملازمت کر رہی تھیں اور اس نے اسے چھوڑنے کی شرط نہیں رکھی تھی ، کم از کم یہ حال ہے کہ آپ اس ملازمت کو محفوظ رکھیں چاہے کچھ وقتی طور پر چھٹی لے کر اس سے پیچھے ہٹ جائیں یہاں تک کہ آپ کے خاوند کی حالت واضح ہو جائے

سوم :

خاوند کے دین کے متعلق اچھی طرح پرکھنا چاہیے کہ آیا وہ نمازی ہے یا نہیں اور حرام امور سے اجتناب کرتا ہے کہ نہیں اور اس کا اخلاق اسلامی ہو، آپ کے سوال سے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ شخص اس اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اسی لیے وہ آسانی سے آپ کے والدین کو گالیاں نکالتا ہے، بلکہ اسی وجہ سے اس کے لیے آپ کو یہ دھمکی دینا بھی آسان لگتا ہے کہ وہ آپ سے خیانت کریگا!!

ہم نہیں جانتے کہ ایک عقلمند شخص جو امور کی قدر کرنے والا ہو اس سے اس طرح کی کلام کس طرح صادر ہو سکتی ہے، تو کیا یہ صحیح ہے کہ یہ بیوی پر دباؤ ڈالنے کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ ہو؟ وہ اسے دھمکی دے کہ وہ اس کو سزا دینے کے لیے زنا کا ارتکاب کریگا! یقینا یہ چیز اس کے دین اور عقل میں بہت زیادہ کمی کی دلیل ہے

اور اگر شادی و نکاح سے قبل اس شخص کے ساتھ شادی کرنے کے متعلق ہم سے مشورہ کیا جاتا تو ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے کہ اس سے شادی مت کریں، لیکن جب کہ یہ نکاح ہو چکا ہے تو ہم یہ کہینگے :

اگر تو وہ نماز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اسے بار بار نصیحت کریں کہ نماز کی پابندی کرے اور اگر وہ اپنی حالت کو نہیں سدھارتا تو آپ اس سے علیحدگی کی کوشش کریں کیونکہ نماز کی پابندی نہ کرنے والے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں

چہارم :

جب آپ کے سامنے واضح ہو چکا ہے کہ خاوند رہائش تیار کرنے میں غیر سنجیدہ ہے اور وہ آپ کے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھا رویہ نہیں رکھتا چاہے وہ نماز کا پابند بھی ہوتا تو ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں چاہے آپ اپنا کچھ حق چھوڑ کر اس سے خلع ہی کر لیں

اور پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کے گھر والے اور آپ کے گردو پیش جو بھی ہیں وہ اس رشتہ کو مناسب نہیں سمجھتے غالب طور پر اس مسئلہ میں گھر والوں کی نظر زیادہ صحیح ہوتی ہے، کیونکہ وہ معاملے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں جو نرمی و رحمدلی سے دور ہوتا ہے جس کے باعث بعض اوقات اس معاملہ والا خود حق سے اندھا ہو جاتا ہے، اور گھر والوں کو اس طرح کے امور میں تجربہ اور علم ہوتا ہے

اس لیے ہماری رائے ہے کہ آپ اس سلسلہ میں اپنے گھر والوں سے مناقشہ کریں اور جو وہ مشورہ دیں اس پر عمل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ ضرور کریں، کیونکہ استخارہ کرنے والا شخص کبھی نقصان نہیں اٹھاتا، اور مشورہ کرنے والا شخص کبھی نادم نہیں ہوتا

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور آپ کے لیے خیر و بہتری فرمائے وہ جہاں بھی ہو

واللہ اعلم .